روزنامہ
الفضل
C.P.L 29-FD ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

بدھ 13 ستمبر 2006ء 19 شعبان 1427 ہجری 13 تبوک 1385 ھش جلد 56-91 نمبر 206

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

انسانی زندگی کے حصول کے وسائل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں

چھٹا وسیلہ اصل مقصود پانے کے لئے استقامت کو بیان فرمایا ہے یعنی اس راہ میں درماندہ اور عاجز نہ ہو اور تھک نہ جائے اور امتحان سے ڈر نہ جائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔............

یعنی وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور باطل خداؤں سے الگ ہو گئے پھر استقامت اختیار کی یعنی طرح طرح کی آزمائشوں اور بلا کے وقت ثابت قدم رہے۔ ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ تم مت ڈرو اور مت غمگین اور خوش ہو اور خوشی میں بھر جاؤ۔ کہ تم اس خوشی کے وارث ہو گئے جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے۔ ہم اس دنیوی زندگی میں اور آخرت میں تمہارے دوست ہیں۔ اس جگہ ان کلمات سے یہ اشارہ فرمایا کہ اس استقامت سے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ یہ سچ بات ہے کہ استقامت فوق الکرامت ہے۔ کمال استقامت یہ ہے کہ چاروں طرف بلاؤں کو محیط دیکھیں اور خدا کی راہ میں جان اور عزت اور آبرو کو معرض خطر میں پاویں اور کوئی تسلی دینے والی بات موجود نہ ہو یہاں تک کہ خدا تعالیٰ بھی امتحان کے طور پر تسلی دینے والے کشف یا خواب یا الہام کو بند کر دے اور ہولناک خوفوں میں چھوڑ دے۔ اس وقت نامردی نہ دکھلاویں اور بزدلوں کی طرح پیچھے نہ ہٹیں۔ اور وفاداری کی صفت میں کوئی خلل پیدا نہ کریں۔ صدق اور ثبات میں کوئی رخنہ نہ ڈالیں۔ ذلت پر خوش ہو جائیں موت پر راضی ہو جائیں اور ثابت قدمی کے لئے کسی دوست کا انتظار نہ کریں کہ وہ سہارا دے۔ نہ اس وقت خدا کی بشارتوں کے طالب ہوں کہ وقت نازک ہے اور باوجود سراسر بے کس اور کمزور ہونے کے اور کسی تسلی کے نہ پانے کے سیدھے کھڑے ہو جائیں۔ اور ہرچہ باداباد کہہ کر گردن کو آگے رکھ دیں اور قضاء و قدر کے آگے دم نہ ماریں۔ اور ہرگز بے قراری اور جزع فزع نہ دکھلاویں جب تک کہ آزمائش کا حق پورا ہو جائے۔ یہی استقامت ہے جس سے خدا ملتا ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس کی رسولوں اور نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کی خاک سے اب تک خوشبو آ رہی ہے۔ اسی کی طرف اللہ جلشانہ اس دعا میں اشارہ فرماتا ہے:۔............

یعنی اے ہمارے خدا تعالیٰ! ہمیں استقامت کی راہ دکھلا۔ وہی راہ جس پر تیرا انعام و اکرام مترتب ہوتا ہے اور تو راضی ہو جاتا ہے۔ اور اسی کی طرف اس دوسری آیت میں اشارہ فرمایا:۔............

اے خدا! اس مصیبت میں ہمارے دل پر وہ سکینت نازل کر جس سے صبر آ جائے۔ اور ایسا کر کہ ہماری موت .... پر ہو۔ جاننا چاہئے کہ دکھوں اور مصیبتوں کے وقت میں خدا تعالیٰ اپنے پیارے بندوں کے دل پر ایک نور اتارتا ہے جس سے وہ قوت پا کر نہایت اطمینان سے مصیبت کا مقابلہ کرتے ہیں اور حلاوت ایمانی سے ان زنجیروں کو بوسہ دیتے ہیں جو اس کی راہ میں ان کے پیروں میں پڑیں۔ جب باخدا آدمی پر بلائیں نازل ہوتی ہیں اور موت کے آثار ظاہر ہو جاتے ہیں تو وہ اپنے رب کریم سے خواہ نخواہ کا جھگڑا شروع نہیں کرتا کہ مجھے ان بلاؤں سے بچا۔ کیونکہ اس وقت عافیت کی دعا میں اصرار کرنا خدا تعالیٰ سے لڑائی اور موافقت تامہ کے مخالف ہے۔ بلکہ سچا محبّ بلا کے اترنے سے اور آگے قدم رکھتا ہے۔ اور ایسے وقت میں جان کو ناچیز سمجھ کر اور جان کی محبت کو الوداع کہہ کر اپنے مولےٰ کی مرضی کا بکلی تابع ہو جاتا ہے اور اس کی رضا چاہتا ہے۔ اسی کے حق میں اللہ جل شانہ فرماتا ہے:۔............

یعنی خدا کا پیارا بندہ اپنی جان خدا کی راہ میں دیتا ہے اور اس کے عوض میں خدا تعالیٰ کی مرضی خرید لیتا ہے۔ وہی لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کی رحمت خاص کے مورد ہیں۔ غرض وہ استقامت جس سے خدا ملتا ہے اس کی یہی روح ہے جو بیان کی گئی۔ جس کو سمجھنا ہو سمجھ لے۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد 10 ص 419)

عزم و استقامت

حضرت عثمانؓ جب اسلام لائے تو ان کے چچا حکم بن ابی العاص نے ان کو رسیوں سے باندھ دیا اور کہا تو اپنے دادا کے دین سے پھر گیا ہے میں تجھے نہیں کھولوں گا جب تک تو اس دین کو نہ چھوڑے مگر حضرت عثمانؓ نے جواب دیا کہ میں کبھی اس دین کو نہیں چھوڑ سکتا۔ ان کی استقامت اور عزم کو دیکھ کر حکم مایوس ہو گیا اور انہیں کھول دیا۔

(طبقات ابن سعد جلد 3 صفحہ 55 دار بیروت 1957ء)

خلافت جوبلی دعائیہ پروگرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صد سالہ خلافت جوبلی کی کامیابی کیلئے احباب جماعت کو نوافل روزوں اور دعاؤں کا پروگرام دیا ہوا ہے۔ احباب سے گزارش ہے کہ اس پروگرام کو پابندی سے جاری رکھیں اور ایک دوسرے کو بھی تلقین کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ خلافت کے بابرکت سایہ کو ہمیشہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین

واقفین نو کیلئے لینگویج کلاسز

وقف نو لینگویج انسٹیٹیوٹ رحمت وسطی میں عربی سپینش، انگریزی، فرنچ اور چائنیز کلاسز شروع ہو چکی ہیں یہ کلاسز ہفتہ، اتوار اور سوموار کے دنوں میں بوقت 5:00 بجے سہ پہر بیت النصرت دارالرحمت وسطی سے ملحقہ وقف نو لینگویج انسٹیٹیوٹ میں ہوتی ہیں۔ داخلہ لینے والے ان دنوں میں انسٹیٹیوٹ تشریف لا کر داخلہ لے سکتے ہیں۔ واضح رہے کہ ہر واقف نو بچے اور بچی کیلئے عربی زبان لازمی ہے اور اس کے علاوہ کوئی ایک غیر ملکی زبان اپنی پسند کی وہ سیکھ سکتا ہے۔

(انچارج وقف نو لینگویج انسٹیٹیوٹ لوکل صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

ڈاکٹروں کی آمد

مورخہ 17 ستمبر 2006ء کو مندرجہ ذیل ڈاکٹر صاحبان مریضوں کے معائنہ کیلئے فضل عمر ہسپتال تشریف لائیں گے۔ احباب ان کی خدمات سے استفادہ فرمائیں۔

☆ **مکرم ڈاکٹر فرید اسلم منہاس صاحب۔ ماہر نفسیات**
☆ **مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب۔ ماہر امراض جلد**
☆ **مکرم ڈاکٹر ابرار پیرزادہ صاحب۔ پلاسٹک سرجن**
☆ **مکرمہ ڈاکٹر شیما ارم صاحبہ۔ گائنا کالوجسٹ**

پرچی بنوانے کیلئے استقبالیہ / پرچی روم سے رابطہ کریں اور لیڈی ڈاکٹر صاحبہ کی پرچی کیلئے خواتین استقبالیہ بیگم زبیدہ بانی ونگ سے رجوع کریں۔ وزیٹنگ فیکلٹی کا اعلان اس ویب سائٹ پر کیا جاتا ہے۔

www.foh-rabwah.org

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مشعل راہ

تزکیہ نفس

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

دیکھو حضرت مسیح موعود ہم سے کیا خواہش رکھتے اور ہمیں کتنا خطرناک ڈراتے ہیں۔ آپ تزکیۂ نفس کی نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں

''تزکیہ نفس اسے کہتے ہیں کہ خالق ومخلوق دونوں طرف کے حقوق کی رعایت کرنے والا ہو۔ خدا تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ جیسا زبان سے وحدہٗ لاشریک اسے مانا جائے ایسا ہی عملی طور سے اسے مانیں اور مخلوق کے ساتھ برابر نہ کیا جاوے۔ اور مخلوق کا حق یہ ہے کہ کسی سے ذاتی طور پر بغض نہ ہو، تعصب نہ ہو، شرارت انگیزی نہ ہو، ریشہ دوانی نہ ہو۔ مگر یہ مرحلہ دور ہے ابھی تمہارے معاملات آپس میں بھی صاف نہیں۔ گلہ بھی ہوتا ہے، غیبتیں بھی ہوتی ہیں، ایک دوسرے کے حقوق بھی دباتے ہیں۔ پس خدا چاہتا ہے کہ جب تک تم ایک وجود کی طرح بھائی بھائی نہ بن جاؤ گے اور آپس میں بمنزلہ اعضاء نہ ہو جاؤ گے تو فلاح نہ پاؤ گے۔ انسان کا جب بھائیوں سے معاملہ صاف نہیں تو خدا سے بھی نہیں۔ بیشک خدا کا حق بڑا ہے مگر اس بات کو پہچاننے کا آئینہ کہ خدا کا حق ادا کیا جا رہا ہے یہ ہے کہ مخلوق کا حق بھی ادا کر رہا ہے یا نہیں۔ جو شخص اپنے بھائیوں سے معاملہ صاف نہیں رکھ سکتا وہ خدا سے بھی صاف نہیں رکھتا۔ یہ بات سہل نہیں یہ مشکل بات ہے۔ سچی محبت اور چیز ہے اور منافقانہ اور۔ دیکھو مومن کے مومن پر بڑے حقوق ہیں۔ جب وہ بیمار پڑے تو عیادت کو جائے اور جب مرے تو اس کے جنازہ پر جائے۔ ادنیٰ ادنیٰ باتوں پر جھگڑا نہ کرے بلکہ درگزر سے کام لے۔ خدا کا یہ منشاء نہیں کہ تم ایسے رہو۔ اگر سچی اخوت نہیں تو جماعت تباہ ہو جائے گی۔''

یہ حضرت مسیح موعود کی نصائح ہیں تقویٰ کے متعلق۔ پس اپنی زندگی کے مقصد کو پورا کرنے کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے کے لئے اور حضرت مسیح موعود کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہمارا فرض ہے کہ اپنے اندر تقویٰ پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

اب میں یہ تعریف بیان کرتا ہوں کہ انسان کامل کون ہوتا ہے۔ جیسے طب کے لحاظ سے یہ دیکھا جاتا ہے کہ تندرست آدمی کون ہے۔ اسی طرح روحانیت کے لحاظ سے ہم معلوم کرتے ہیں کہ انسان کامل کون ہوتا ہے۔

انسان کامل بننے کے لئے سب سے ضروری بات یہ ہے کہ انسان کا تعلق مخلوق سے بھی درست ہو اور خدا تعالیٰ سے بھی درست ہو یہ دونوں باتیں ضروری ہیں جو حضرت مسیح موعود نے انسان کامل کے لئے قرار دی ہیں۔ انسانوں سے تعلق کا درست رکھنا بھی دو حصوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ (1) یہ کہ انسان کا اپنے نفس سے تعلق درست ہو۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ولنفسک علیک حق۔ تیرے نفس کا تجھ پر حق ہے۔ (2) یہ کہ دوسری مخلوق سے اس کا تعلق درست ہو۔ اپنے نفس کے متعلق جو تعلیم ہے وہ پھر دو حصوں میں تقسیم ہو جاتی ہیں۔ (1) انسان ان امور سے مجتنب رہے کہ جو اس کے دل کو خراب کرنے والے ہیں۔ (2) ان امور پر عمل کرے جن سے دل پاک ہوتا ہے۔ دوسرے حصہ کی بھی تین شاخیں ہیں۔ یعنی (i) بنی نوع انسان سے بحیثیت افراد انسان کا تعلق درست ہو۔ (ii) اس کے تعلقات بنی نوع انسان سے بحیثیت جماعت درست ہوں۔ یعنی قانون ملکی کے لحاظ سے دوسروں کے ساتھ تعاون کرے۔ (iii) اس کے تعلقات انسانوں کے علاوہ خدا تعالیٰ کی دوسری مخلوق سے بھی درست ہوں۔

پھر آگے ان کی دو شاخیں ہیں۔ (الف) ان امور سے مجتنب رہے جو بنی نوع انسان یا دوسری مخلوق کے ساتھ اس کے تعلق کو خراب کرتے ہوں۔ (ب) ان امور پر کاربند ہو جن سے بنی نوع انسان یا دوسری مخلوق سے اس کا تعلق احسان پر مبنی ہو جائے۔

پھر خدا تعالیٰ سے تعلق رکھنے کے بھی دو حصے ہیں۔ (1) ان افعال سے اجتناب کرے کہ جو اس تعلق کو توڑنے والے ہیں۔ (2) ان افعال پر کاربند ہو جو خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق کو بڑھاتے ہیں۔

اس تقسیم کے بعد میں یہ بتاتا ہوں کہ دین اور مذہب کے کیا معنے ہیں کیونکہ ان سب باتوں کا خلاصہ دین ہے۔ اور اب میں یہ بتاتا ہوں کہ دین کی تشریح کیا ہے۔ یہ نکتہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ دین دو شقوں میں منقسم ہے۔ یعنی دین کے دو حصے ہیں (1) اخلاق (2) روحانیت۔ میں نے بہت لوگوں کو دیکھا ہے۔ جنہیں یہ دھوکا لگا ہے کہ وہ اخلاق کو ہی دین سمجھتے ہیں۔ جس کے اخلاق اچھے ہوں اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ بڑا نیک ہے حالانکہ اس کے متعلق ہم یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ اس کا آدھا حصہ درست ہے مگر اسے نیک یعنی دیندار اور متقی نہیں کہہ سکتے۔

(منہاج الطالبین۔ انوار العلوم جلد 9 ص 174)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ضروری اعلان برائے واقفین نو

(1) ایسے واقفین نو اور واقفات نو جو کسی میڈیکل یا ڈینٹل کالج میں زیر تعلیم ہوں فوری طور پر اپنے درج ذیل کوائف سے وکالت وقف نو کو مطلع فرمائیں۔

نام۔ ولدیت۔ حوالہ نمبر۔ موجودہ ایڈریس۔ معہ فون نمبر کونسے سال اور کس ادارہ میں زیر تعلیم ہیں۔

کب تک اپنی تعلیم مکمل کر کے خود کو خدمت دین کیلئے پیش کر سکیں گے۔

(2) کتب حضرت مسیح موعود اور دیگر کتابوں کا انگریزی زبان میں ترجمہ کرنے کیلئے جماعت کو ایم۔ اے انگلش مخلصین کی ضرورت ہے۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کیلئے ایسے واقفین نو جو ایم۔ اے انگلش کرنا چاہتے ہوں فوری طور پر اپنے درج ذیل کوائف سے وکالت وقف نو کو مطلع فرمائیں۔

نام۔ ولدیت۔ حوالہ نمبر۔ موجودہ ایڈریس۔ معہ فون نمبر۔ موجودہ تعلیمی صورت حال۔

کب تک ایم۔ اے انگلش کر کے خود کو خدمت دین کیلئے پیش کر سکتے ہیں۔

(وکیل وقف نو تحریک جدید ربوہ)

ضرورت ہے

جماعت احمدیہ فیصل آباد کو ایک کار ڈرائیور کی ضرورت ہے جو گھریلو ڈیوٹی سرانجام دے سکے مخلص احمدی ہو تعلیم کم از کم میٹرک عمر 40/45 سال ہونا ضروری ہے۔

ایک مالی جو کام کے ماہر ہوں۔ مخلص احمدی ہو۔ رہائش فیملی کوارٹر کے ساتھ عمر زیادہ سے زیادہ 50/55 سال ہو۔ ہر دو آسامیوں کیلئے درخواستیں امیر صاحب/صدر صاحب مقامی کی تصدیق کے ساتھ اس پتہ پر بھجوائیں یا بالمشافہ ملیں۔ مکرم فرحت اللہ شیخ صاحب احمدیہ بیت الفضل امین پور بازار فیصل آباد۔

(امیر ضلع فیصل آباد)

ربوہ کی مضافاتی کالونیاں

☆ ربوہ کے مضافات میں جو کالونیاں بنائی گئی ہیں۔ وہ زرعی اراضی پر ہیں۔ اور عام طور پر مشترکہ کھاتہ جات میں ہیں۔ اس لئے بعد از خرید پلاٹ کا قبضہ حاصل کرنے میں تنازعات پیدا ہوتے ہیں۔ لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ جو احباب ان کالونیز میں پلاٹ خریدنا چاہیں وہ سیکرٹری صاحب مضافاتی کمیٹی دفتر صدر عمومی سے مشورہ اور راہنمائی حاصل کر لیا کریں۔ تاکہ بعد میں ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رہیں۔ اگر مشورہ نہ کیا گیا اور خرید و فروخت کر لی گئی تو تنازعہ کا خدشہ ہے۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

درخواست دعا

مکرم میاں محمد افضل زاہد صاحب معلم اصلاح وارشاد تحریر کرتے ہیں کہ میری بھتیجی غزالہ اشرف بنت مکرم محمد اشرف سمیع صاحب کینیڈا کا اپنڈکس کا آپریشن شالیمار ہسپتال لاہور میں ہوا ہے۔ احباب جماعت سے کامل شفایابی اور پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم محمد سرور ظفر صاحب تحریر کرتے ہیں کہ مکرم چوہدری محمد خاں صاحب نائب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ مغل پورہ کو فالج کا حملہ ہوا ہے۔ شالیمار ہسپتال داخل ہیں حالت بہتر ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا کرے۔

تبدیلی نام

مکرم قمر رشید صاحب دارالفضل غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے بیٹے طاہر رشید کا نام ذوالعرش طاہر سے تبدیل کر کے طاہر رشید رکھ دیا گیا ہے۔ آئندہ اسے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

نادار مریض توجہ کے مستحق ہیں

فضل عمر ہسپتال نادار اور مستحق افراد کو مفت علاج معالجہ کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ ہر سال ہزاروں مریض اس سہولت سے فائدہ اٹھا رہے ہیں ملک میں بڑھتی ہوئی مہنگائی اور ادویات کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ کے باعث دن بدن ایسے مریضوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے اس لئے مد امداد مریضان میں رقم کی فوری ضرورت ہے تا ایسے دکھی مریض علاج و معالجہ سے محروم نہ رہیں۔

مخیرّ حضرات کی خدمت میں دردمندانہ درخواست ہے کہ وہ فوری طور پر اپنے صدقات اور عطیات مد آمد مریضان فضل عمر ہسپتال بھجوائیں اور دکھی انسانیت کی خدمت میں اپنا کردار ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے اور آپ کی خدمت کو قبول فرمائے۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خریداران الفضل متوجہ ہوں

تمام خریداران الفضل اپنے پتہ کی تبدیلی کی اطلاع دفتر الفضل کو بروقت دیا کریں تاکہ اخبار ضائع نہ ہو اور جن خریداران کو اخبار الفضل باقاعدگی کے ساتھ موصول نہیں ہو رہا وہ بھی تحریری طور پر دفتر ہذا کو آگاہ کریں تاکہ اخبار کی ترسیل کو یقینی بنایا جا سکے۔

(مینیجر الفضل)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

13 واں جلسہ سالانہ برازیل

مکرم وسیم احمد ظفر صاحب مشنری انچارج برازیل

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ برازیل نے مؤرخہ 3،4 جون 2006 کو اپنا تیرھواں جلسہ سالانہ منعقد کیا۔ یہ جلسہ بہت کامیاب رہا اور باوجود اس کے کہ احمدی افراد بہت کم تھے رونق رہی اور خاص طور پر آخری اجلاس میں کافی بڑی تعداد میں لوکل غیر از جماعت افراد اس جلسہ میں شامل ہوئے۔

جلسہ کی تیاریوں کا آغاز کچھ عرصہ پہلے شروع ہو گیا تھا۔ ایک دعوت نامہ تیار کر کے تقریباً 120 کی تعداد میں ڈاک کے ذریعہ اور 400 کی تعداد میں انفرادی طور پر تقسیم کیا گیا۔ علاوہ ازیں بہت سے افراد کو زبانی، بذریعہ فون اور بذریعہ ای میل بھی دعوت دی گئی اور بار بار یاد دہانی بھی کروائی جاتی رہی۔ دستی دعوت دینے کا یہ بھی فائدہ ہوتا رہا کہ کسی قدر تفصیلی اور بعض اوقات زیادہ گہرائی اور دلچسپی کے ساتھ گفتگو کا موقعہ مل جاتا تھا اور پھر سوال و جواب کے ذریعہ ان کے شکوک کا ازالہ کرنے کی بھی توفیق مل جاتی تھی۔

ان روابط کے علاوہ اخباری روابط سے بھی فائدہ اٹھایا گیا۔ چنانچہ جلسہ سالانہ سے قبل ہمارے شہر PETROPOLIS کی دو اخباروں کو انٹرویو دیا گیا چنانچہ دونوں نے Diario de Petropolis اور Tribuna de Petropolis نے جماعت کے تعارف کے ساتھ خبریں دیں۔ اسی طرح ایک اور شہر TERESOPOLIS کی تین اخباروں Gazeta de Teresopolis اور Jornal de Teresopolis اور Diario de Teresopolis نے بھی جلسہ سے متعلق خبریں شائع کیں اس کے علاوہ ایک تیسرے شہر NOVA FRIBURGO کی ایک مین اخبار نے بھی فوٹوز کیساتھ بہت تفصیلی خبر دی اور احمدیت کا تعارف کروایا اسی طرح جلسہ سالانہ کے بعد ہمارے شہر کی دونوں اخباروں نے جلسہ کی کاروائی پر مبنی رپورٹ تصویروں کے ساتھ شائع کیں۔

امسال بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے لنگر خانہ جاری کیا گیا۔ اور سب مہمانوں کے لئے کھانا مشن ہاؤس میں ہی تیار کیا گیا۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر ہمیشہ کی طرح ایک نمائش کا انتظام بھی کیا گیا۔ اس میں قرآن کریم کے تراجم اور دیگر متفرق لٹریچر مختلف بینرز، فوٹوز۔ جس میں گزشتہ بارہ جلسوں کی منتخب فوٹوز بھی شامل تھیں، نیز متفرق چارٹس بھی تیار کئے گئے۔ امسال جلسہ سالانہ کے موقع پر یہاں برازیل میں پہلی مرتبہ بیجز سسٹم بھی شروع کیا گیا جو یہاں کے لوگوں کے لئے نئی چیز تھی اس کا بھی اچھا اثر پڑا۔ اور لوگوں نے اسے پسند کیا۔

ماحول کی صفائی کیلئے وقارِ عمل بھی ہوتے رہے۔ نیز جہاں جلسہ سالانہ ہوتا ہے اس کمرے میں اور اس سے ملحقہ کمرے کو جھنڈیوں سے بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ مختلف قسم کے بینرز بھی لگائے گئے تھے۔ سامنے سٹیج کی طرف جماعت احمدیہ اور برازیل کے جھنڈے بھی لگائے گئے تھے، اور حضرت اقدس مسیح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بڑی تصاویر بھی آویزاں کی گئیں۔

یہ جلسہ سالانہ دو روز کا تھا۔ ہفتہ مؤرخہ 3 جون کو صرف جماعت احمدیہ برازیل کے ممبران کا اجلاس تھا تاہم اس میں بعض مقامی لوگوں نے بھی شرکت کی یہ دوسرے شہر سے ہمارے جلسہ میں شرکت کے لئے آئے تھے۔ اس پہلے اجلاس کی صدارت خاکسار نے کی تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے تقریر کی اور جلسہ سالانہ کی اہمیت بتائی کہ کس طرح حضرت اقدس مسیح موعود نے اس میں شامل ہونے والوں کے لئے دعائیں کی ہیں۔ اس کے بعد مکرم سید محمود احمد صاحب نائب صدر جماعت نے نماز کی اہمیت پر تقریر کی۔ دعا کے ساتھ یہ اجلاس ختم ہوا۔ اس کے بعد مردوں اور عورتوں کے الگ الگ بعض دلچسپ مقابلہ جات کروائے گئے۔ جن میں میوزیکل چیئرز اور مشاہدہ معائنہ کے مقابلے شامل تھے۔ اس میں سب نے بہت شوق سے حصہ لیا اور بہت محظوظ ہوتے رہے۔ چھوٹے بچوں کے بھی الگ مقابلہ جات کروائے گئے۔

اختتامی اجلاس

ہمارا یہ طریق ہے کہ ہر سال اختتامی اجلاس کیلئے دوسرے مذاہب کے نمائندگان کو بھی جلسہ سالانہ میں شمولیت کی دعوت دیتے ہیں۔ اسکے لئے کوئی ایک موضوع مقرر کر دیتے ہیں جس کے مطابق نمائندگان بھی اظہارِ خیال کرتے ہیں۔ چنانچہ اس سال کا عنوان تھا "مذہبی رواداری" اور ہماری دعوت پر مختلف مذاہب اور فرقوں سے تعلق رکھنے والے پانچ نمائندگان نے شرکت کی اور اپنے اپنے خیالات کا اظہار بھی کیا۔ سب نے جماعت کی اس کاوش کو سراہا اور مبارکباد پیش کی اور اس قسم کے جلسوں کے انعقاد کی ضرورت پر زور دیا۔ جن نمائندگان نے شرکت کی ان کے نام یہ ہیں۔

1- Mr. Frei Vitalino Piaia کیتھولک چرچ کے نمائندہ

2- Mr. Celso Antonio Ferreira روحانیت مذہب سے تعلق

3- Mr. Jorlando Goncalves Assembleia de Deus

4- Mr. Bahman Azzot Igreja Batista

5- Mr. Jose Carlos P. Figueiredo ایک جاپانی فرقہ سے تعلق

6- Mr. Joao Paulo ایک مقامی نمائندہ

اس جلسہ میں شرکت کے لیے پیٹروپولس کے میئر Mr. Rubens Bomtempo کو بھی دعوت دی گئی تھی۔ وہ خود تو تشریف نہیں لائے البتہ انہوں نے ایک ٹیلی گرام بھجوایا اور مبارکباد پیش کی نیز جلسہ کے موضوع کو بہت سراہا اور نیک جذبات کا اظہار کیا۔ اس سال ہماری دعوت پر ایک اور سیاسی پارٹی PSDB کے لیڈر Mr. Marcos Novais بھی تشریف لائے اور جلسہ سالانہ میں شرکت کر کے ہمارے جلسہ کو رونق بخشی۔ اس اختتامی اجلاس میں 100 سے زائد افراد نے شرکت کی جن میں سے تقریباً 80 مقامی غیر مذاہب افراد تھے جو متفرق مذاہب اور فرقوں سے تعلق رکھتے تھے۔

جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس کا آغاز خاکسار مربی انچارج اور صدر جماعت احمدیہ برازیل کی صدارت میں شروع ہوا جبکہ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مکرم سید محمود احمد صاحب نے خوش اسلوبی سے سر انجام دیے۔ بالخصوص متفرق مذاہب کے نمائندگان اور دیگر معزز مہمانان گرامی کو سٹیج پر بلانے اور انکا تعارف کروانے کے سلسلہ میں نمایاں کام کیا۔ سب نے باری باری آکر اس جلسہ کے موضوع کی مناسبت سے اپنے اپنے مذاہب کے مطابق خیالات کا اظہار کیا۔ سبھی نے جماعت احمدیہ برازیل کے اس قسم کے جلسہ کے انعقاد پر مبارکباد پیش کی اور اس امر کو سراہتے ہوئے اس قسم کے مزید جلسے منعقد کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ ایک گرجا کے چیف پادری Mr. Frei Vitalino Piaia نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ اس قسم کی رواداری کا مظاہرہ ہم کو بھی کرنا چاہئے جس کی کمی ہے۔ ایک اور پادری نے کہا کہ انسان کی فطرت جب ایک ہی ہے تو پھر آپس میں نفرت کرنے کا کیا جواز؟ ایک سیاسی پارٹی کے لیڈر جناب Marcos Novaes آئے ہوئے تھے انہوں نے اپنی تقریر میں بتایا کہ وہ کافی عرصہ سے جماعت کے جلسہ میں شرکت کرنا چاہتے تھے اس لئے آج وہ یہاں آکر بےحد خوشی محسوس کر رہے ہیں۔ انہوں نے بھی اس قسم کے بھائی چارہ کے جلسہ کے انعقاد پر جماعت کو مبارکباد پیش کی۔ اور دوبارہ آنے کی خواہش کا بھی اظہار کیا۔ سب نمائندگان نے ہمارے ماٹو "محبت سب کے لئے۔ نفرت کسی سے نہیں" کو سراہا

ان مہمانانِ کرام کی تقاریر کے بعد خاکسار نے تقریر کی۔

اس موقع پر خاکسار نے اس جلسہ سالانہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بھجوایا ہوا روح پرور اور ایمان افروز پیغام پڑھ کر سنایا اور پھر اس کا ترجمہ بھی پیش کیا۔ اس پیغام کا اصل متن درج ذیل ہے۔

حضور انور کا پیغام

پیارے احباب جماعت احمدیہ برازیل

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ برازیل اپنا تیرھواں جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق پا رہی ہے اور مختلف مذاہب کے نمائندگان بھی اس میں شرکت کر رہے ہیں۔ اس موقع پر میرا آپ سب کیلئے یہ پیغام ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ پیار و محبت سے رہیں اور ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھیں۔ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق مذہب میں کوئی جبر نہیں اور ہر شخص اپنے مذہب پر عمل کرنے میں آزاد ہے۔ قرآن کریم بتاتا ہے کہ سب انبیاء خدا تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہوئے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے کے لحاظ سے وہ سب آپس میں برابر ہیں۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ (۔) ہر ایک ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر۔ ہم اس کے رسولوں میں سے کسی کے درمیان تفریق نہیں کریں گے۔ یہ ایک ایسا زبردست اصول ہے جو دلوں کو جوڑنے والا اور مذہب کے درمیان حائل اختلافات اور تفریق کی دیواروں کو گرا کر انہیں محبت اور رواداری کے دھاگے میں پرونے والا ہے اور اس کے ذریعہ دنیا میں قائم ہو سکتا ہے۔

جماعت احمدیہ کا یہ سلوگن ہے "LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE" اگر آپ کسی سے نفرت نہیں کریں گے تو پھر محبت پیدا ہوگی اور معاشرہ میں امن قائم ہوگا۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ ہر شخص اپنے مذہب پر عمل کرنے میں آزاد ہے اور خدا تعالیٰ دیکھتا ہے کہ اس کا سچا پیروکار کون ہے فرماتا ہے۔ (۔) ہر ملت کے لئے ہم نے قربانی کا طریق مقرر کیا ہے جس کے مطابق وہ قربانی کرتے ہیں پس اس بارہ میں تجھ سے ہرگز کوئی جھگڑا نہ کریں اور تو اپنے ربّ کی طرف بُلا۔ یقیناً تو ہدایت اور سیدھی راہ پر گامزن ہے۔

پس ہر مذہب کے ماننے والوں کی عزت کرنا اور ان کے لیڈروں کا احترام کرنا یہ (۔) کی بنیادی تعلیمات ہیں۔ انسان ہونے کے ناطے ایک دوسرے سے محبت کرنی چاہئے اور ایک دوسرے کا خیال رکھنا چاہئے خواہ مذہب کوئی بھی ہو۔ خواہ عیسائی ہوں یا ہندو ہوں یا مسلمان کسی بھی مذہب اور فرقے کے لوگ ہوں اپنی اپنی صفات کے ساتھ رہیں۔ آپس میں خیر خواہ اور ہمدرد رہوں۔

اللہ آپ سب کو امن و آشتی کی فضاء قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

اس پیغام کے بعد خاکسار نے پیٹروپولس کے میئر جناب Rubens Bomtempo کا بھیجا ہوا مبارکبادی کا پیغام بھی پڑھ کر سنایا جو انہوں نے ٹیلیگرام کے ذریعہ بھجوایا تھا۔ اور لکھا کہ بعض دیگر ضروری کاموں کی وجہ سے وہ خود نہیں آ سکے۔ انہوں نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

(باقی صفحہ 4 پر)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب کا ذریعہ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز اس دن کے خطرات سے اور ہولناک مواقع سے تم میں سے سب سے زیادہ محفوظ اور نجات یافتہ وہ شخص ہوگا جو دنیا میں مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا۔ فرمایا کہ (میرے لئے تو) اللہ تعالیٰ کا اور اس کے فرشتوں درود ہی کافی تھا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ثواب پانے کا ایک موقع بخشا ہے۔

(تفسیر درمنثور بحوالہ ترغیب اصفہانی و مسند دیلمی)

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں:۔

اس حدیث سے مزید بات کھل گئی کہ اللہ تعالیٰ موقع تلاش کر رہا ہے مومنوں کو اپنی رحمتوں اور فضلوں کی چادر میں لپیٹنے کا کہ تم میرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو، میں تمہاری نجات کے سامان پیدا کرتا چلا جاؤں گا۔ تو یہ بھی ایک احسان ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ آپ نے اخروی نجات کے حصول کا طریق بھی ہمیں سکھا دیا۔ (روزنامہ الفضل 6 جنوری 2004ء)

(بقیہ صفحہ 3)

اس کے بعد مکرم سیّد محمود احمد صاحب نائب صدر جماعت نے تقریر کی آپکی تقریر کے بعد مکرم ندیم احمد طاہر صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیّبہ کے پہلو رحمت و شفقت کے موضوع پر تقریر کی۔ ان کی تقریر کے بعد ہمارے برازیلین احمدی بھائی عبدالرشید نے حضرت اقدس مسیح موعود کی سیرت پر تقریر کی اور ان کے بعد ایک گرجا کی خاتون نے اپنے مذہب کے مطابق دعا کرنے کی اجازت مانگی چنانچہ ہماری اجازت دینے پر اس نے اپنے طریق پر دعا کی۔ آخر میں خاکسار نے دعا کروائی اور ہمیشہ کی طرح اس بار بھی خاکسار نے اعلان کیا کہ جو ہمارے مذہب سے تعلق نہیں رکھتے ان کے لئے ضروری نہیں کہ ہمارے ساتھ دعا کریں بلکہ اپنے اپنے طریق پر دعا کر سکتے ہیں۔ چنانچہ عملی طور پر امن کا ایک ماحول تھا سب اپنے اپنے طریق پر عبادت کر رہے تھے۔

دعا کے بعد ایک اجتماعی فوٹو لیا گیا جس میں کافی لوگ شامل ہوئے۔ اس کے بعد تمام لوگوں کو کھانا پیش کیا گیا جس میں سبھی نے دلچسپی لی۔ اس بار خاکسار کے بھائی نعیم احمد صاحب نیویارک امریکہ سے آئے تھے جو وہاں سیکرٹری ضیافت ہیں انہوں نے سارا کھانا بنایا تھا خاص طور پر ان کی بنائی ہوئی کھیر بہت ہی پسند کی گئی۔ سب بار بار اس کے بنانے کی ترکیب پوچھتے تھے۔ کھانے کے دوران بہت سے لوگوں نے نمائش بھی دیکھی اور سوالات کا بھی سلسلہ جاری رہا۔ الغرض سارا جلسہ سالانہ ہی بہت اچھا رہا۔

امسال اس جلسہ کی تیاری کیلئے سبھی نے بہت محنت کی اور اس کو کامیاب بنایا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب

نظام وصیت۔ ایک زندگی بخش نسخہ

موصی کو شدید بیماری سے صحت بھی ہوئی اور لمبی زندگی بھی ملی

انسان بیمار ہو جائے تو بیماری سے نجات کے لئے کیا کچھ نہیں کرتا۔ دربدر بھاگتا پھرتا ہے۔ ڈاکٹروں کے پیچھے دوڑتا ہے۔ ہر ممکن علاج معالجہ کرتا ہے۔ خود بھی دعا کرتا ہے اور بزرگوں سے بھی دعا کی درخواستیں کرتا ہے۔ صدقہ و خیرات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے فضل کو کھینچنے کی بھی ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔ یہ سب کچھ کرتا ہے کہ بس کسی طرح بیماری سے نجات نصیب ہو جائے۔ اس لئے کہ ہر انسان کو صحت اچھی لگتی ہے اور یہ ڈر بھی ہوتا ہے کہ کہیں بیماری بڑھتے بڑھتے اس کو موت کی وادی میں نہ دھکیل دے۔

موت ہے تو ایک یقینی بات، جو آ جائے تو کبھی ٹل نہیں سکتی۔ یہ ایسا دروازہ ہے جس سے گزرنا ہر ذی روح کے لئے نوشتۂ تقدیر ہے۔ کسی کے لئے کوئی جائے مفر نہیں۔ لیکن ہر انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ کسی طرح وہ اس حتمی تقدیر اور دنیا سے رخصت ہونے کے وقت کو ممکن حد تک مؤخر کرتا رہے لیکن تابہ کے۔ جب اجل مسمّی آ جاتی ہے تو ہر انسان اپنے خالق و مالک کے حضور دست بستہ حاضر ہو جاتا ہے۔ یہ ہر انسان کا مقدر ہے جس کو ٹالا نہیں جا سکتا۔

بیماری اور موت کا یہ سلسلہ ازل سے جاری ہے اور ابد تک جاری رہے گا لیکن یہ حقیقت بھی کبھی فراموش نہیں کرنی چاہئے کہ صحت اور زندگی سب خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے جو خالق بھی ہے اور قادر مطلق بھی۔ وہ مجیب الدعوات بھی ہے اور رحیم و کریم بھی۔ اس کی رحمت و شفقت کل عالم پر محیط ہے۔ وہ اپنے نیک بندوں کی دعائیں سنتا اور ان کو قبولیت دعا کے شیریں پھلوں سے نوازتا ہے۔ اس کی ذات بہت نکتہ نواز ہے۔ دلوں میں چھپی ہوئی نیکیوں بلکہ نیک ارادوں کو بھی خوب جاننے والا اور دنیا کی نظروں سے پوشیدہ دلی جذبات اور تمناؤں سے خوب واقف ہستی ہے۔ جب ایک بندہ عاجزی اور خاکساری کا لباس پہن کر، ہاتھ پھیلا کر اس کے آستانہ پر گر پڑتا ہے تو وہ غفور الرحیم ہستی اس ذرہ ناچیز کو اپنے دست قدرت میں لے کر وہ عجائب کام دکھاتی ہے جو دنیا کی نظر میں بعید از قیاس اور ناممکن ہوتے ہیں۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود نے 1905ء میں اللہ تعالیٰ کے اِذن سے قرب الٰہی پانے کے ایک نئے روحانی نظام کی بنیاد ڈالی جس کو نظام وصیت کہا جاتا ہے۔ یہ مومن اور منافق میں امتیاز کرنے والا نشان بھی ہے اور جو اس نظام میں صدق دل سے شامل ہوتے ہیں اور شرائط کی پوری پوری پابندی کرتے ہیں ان کو حقیقی معنوں میں متقی بنانے کا یقینی ذریعہ بھی ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ خاص طور پر نظر شفقت کرتا ہے اور انہیں دنیا و آخرت کی نعمتوں سے نوازتا چلا جاتا ہے۔ ان کی دعائیں سنتا اور ان کی دلی مرادیں انہیں عطا کرتا ہے کہ یہ وہ خوش قسمت لوگ ہی جنہوں نے دنیاوی خواہشات کو پس پشت ڈال کر مرضیٔ مولیٰ کو ہر چیز پر مقدم کر لیا ہوتا ہے۔ اور موت کے حوالہ سے بھی وہ اللہ تعالیٰ کے محبت بھرے سلوک کا فیض پاتے ہیں۔

صدق دل سے نظام وصیت میں شامل ہونے والے موصی احباب و خواتین کو جو برکات اس دنیا میں ملتی ہیں اور جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے آخرت کی ابدی زندگی میں مقدر کر رکھی ہیں ان کا کوئی شمار نہیں۔ اس سلسلہ میں ایک ایمان افروز مثال قارئین کرام کی خدمت میں رکھتا ہوں۔

یہ مثال ہے حضرت مسیح پاک کے ایک مخلص اور وفا شعار رفیق حضرت حافظ محمد امین صاحب مہاجر کی جو 1861ء میں پیدا ہوئے اور 1891ء میں بیعت کرنے کا شرف پایا۔ آپ کے ایمان افروز حالات زندگی آپ کے بیٹے مکرم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب سیکرٹری بہشتی مقبرہ و آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان نے مرتب کر کے 1953ء میں ''حیات امین'' کے نام سے ایک مختصر کتاب میں شائع کئے ہیں۔ محترم حافظ محمد امین صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نظام وصیت میں شامل ہوئے اور اس بابرکت نظام کی بابرکت سے اللہ تعالیٰ نے ان کو غیر معمولی حالات میں مرض الموت سے شفاء عطا فرمائی اور بعد ازاں قریباً پندرہ سال مزید زندگی سے بھی نوازا۔ بالآخر ان کی وفات 14 جنوری 1950ء کو ہوئی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین نصیب ہوئی۔ اس ایمان افروز واقعہ کی تفصیل مکرم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب کے الفاظ میں پیش کرتا ہوں۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

''حضرت والد صاحب نے رسالہ الوصیت کی شرط دوم کے مطابق 15/اپریل 1915ء کو وصیت کی تھی جس کا نمبر 921 تھا۔ مگر کسی خاص کمی کی وجہ سے دفتر والوں نے آپ کی وصیت کا فارم درست کرنے کے لئے واپس کر دیا اور آپ نے غلطی سے ان کاغذات کو وصیت کی منظوری کی اطلاع سمجھتے ہوئے اپنے صندوق میں محفوظ کر کے رکھ لیا۔ ماہ ستمبر 1935ء میں جب آپ درد گردہ کی وجہ سے سخت بیمار ہو گئے اور بظاہر زیست کی امید نہ رہی تو آپ نے مجھے فرمایا کہ میرا آخری وقت معلوم ہوتا ہے اس لئے میں بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے وصیت کی ہوئی ہے اور وصیت کے کاغذات میرے صندوق میں رکھے ہوئے ہیں۔ میری خرید کردہ زمین کے وصیت کردہ حصہ کی قیمت دفتر والوں کو ادا کر دینا۔

میں نے جب وصیت کے کاغذات کو نکال کر دیکھا تو علم ہوا کہ دفتر مقبرہ بہشتی کی طرف سے وصیت کے کاغذات درستی کے لئے آپ کو واپس کر دیئے گئے تھے نہ کہ وصیت کی منظوری کی اطلاع تھی۔ جب میں نے آپ پر اس معاملہ کی وضاحت کی تو آپ نے بہت افسوس اور رنج کا اظہار فرمایا کہ میں لاعلمی میں رہا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب سے دریافت کریں کہ اب کیا ہو سکتا ہے۔

میں نے حضرت مفتی صاحب سے اس کے متعلق سب حالات بیان کئے تو آپ نے بھی افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ سیکرٹری مقبرہ بہشتی سے اس بارہ میں دریافت کر کے مناسب کارروائی کی جائے۔ حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ پہلی وصیت تو منظور نہیں ہوئی۔ اور موجودہ حالت میں نئی وصیت کرنا بھی درست نہیں کیونکہ بیماری کی حالت کی وصیت قبول نہیں ہوتی۔ ہاں حافظ صاحب کو چاہئے کہ صحت یاب ہو کر جلد دوبارہ وصیت کر دیں۔ چنانچہ میں نے حضرت والد صاحب کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا اچھا اب جو تقدیر میں ہے وہی ہوگا اور متواتر دعا مانگی کہ خدایا مجھے ایک دفعہ بیماری سے صحت عطا فرما تا کہ میں پھر وصیت کر سکوں۔ کیونکہ جیسا کہ تو جانتا ہے میں غلط فہمی میں رہا۔

چنانچہ آپ خدا کے فضل و کرم سے چند دنوں کے بعد تندرست ہو گئے اور ماہ اکتوبر 1935ء میں اپنی آمد اور جائیداد دونوں کی دوبارہ وصیت کر دی جو فروری 1936ء منظور ہو گئی اور اپنی آمد کا حصہ وصیت برابر ادا کرتے رہے۔ اور اپریل 1941ء میں اپنی جائیداد یعنی خرید کردہ زمین کا وصیت کردہ حصہ بھی ادا کر کے اپنے اس فرض سے اپنی زندگی ہی میں سبکدوش ہو گئے۔

(حیات امین مرتبہ قریشی عطاء الرحمٰن صاحب، سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان۔ مطبوعہ 1953ء صفحہ 49 تا 51)

اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ جماعت احمدیہ کے احباب و خواتین نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی وصیت کی تحریک نو پر والہانہ لبیک کہہ کر ایک شاندار اور تاریخی نمونہ پیش کیا ہے۔ جو احباب اور خواتین ابھی تک اس بابرکت تحریک میں شامل نہیں ہو سکے اور ابھی تک سوچ بچار میں پڑے ہوئے ہیں، خدا کرے یہ ایمان افروز واقعہ ان کے لئے مہمیز کا کام دے اور اللہ تعالیٰ ان کو بلا تاخیر نظام وصیت میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے آمین

وصیت ہے اک آسمانی نظام
یہ جنت کے پانے کا ہے انتظام
چلے آؤ اس کی طرف دوستو!
ندا دے رہا ہے امامِ ہمام
وصیت کرو، تم وصیت کرو
ہر اک کو یہی اب نصیحت کرو

انجینئر محمد شفیق صاحب

برقی صدمے سے بچاؤ اور علاج کی تدابیر

برقی صدمے سے بچاؤ کی تدابیر

آجکل بجلی کا استعمال بہت بڑھ گیا ہے اور ہر شخص کو اسے استعمال کرنا پڑتا ہے۔ جہاں بجلی فائدہ مند ہے وہاں نقصان دہ بھی ہے۔ اگر بجلی کو اس کے حفاظتی اصولوں کے مطابق استعمال کیا جائے تو یہ بالکل بےضرر ہے۔ مگر اس کے برعکس یہ بلا لحاظ فوراً سزا دے دیتی ہے۔ بجلی کے اکثر حادثات انسان کی اپنی لاپرواہی، بے احتیاطی، بے خیالی اور غفلت کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ تجربات سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ اگر انسانی جسم میں سے 100 ملی ایمپئر (Milli Ampere) کرنٹ ایک سیکنڈ کے لئے گزر جائے تو اس سے پٹھوں پر فالج جیسی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ اور انسان اپنے آپ کو بجلی کی ننگی تار یا برقی آلہ سے علیحدہ کرنے کے قابل نہیں رہتا۔ اس سے دل اور سانس لینے کا نظام بری طرح متاثر ہو جاتا ہے اور فرسٹ ایڈ بروقت نہ ملنے کی صورت میں موت واقع ہو جاتی ہے۔

الیکٹرک شاک سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ انسانی جسم میں سے کرنٹ کے گزرنے کو روکنے کی تدابیر کی جاویں۔ یہ دو طریقوں سے ہی ممکن ہو سکتا ہے۔ اول بجلی کے تمام آلات کے فریمز (Frames) وغیرہ غیر دھاتی ہوں یعنی یہ کسی ایسے مٹیریل سے بنائے جاویں کہ جس میں سے کرنٹ بالکل نہ گزر سکے۔ مگر اس سے برقی آلات کی قیمتوں میں اضافہ ہو جائے گا اس لئے ایسا کرنا سو فیصد ممکن نہیں ہے۔ دوم برقی آلات کے دھاتی فریمز کو ارتھ (Earth) کر دیا جائے۔ آجکل بعض گھریلو استعمال کے ایسے برقی آلات دستیاب ہیں کہ جن کے فریمز غیر دھاتی مٹیریل سے بنائے جاتے ہیں۔ ان برقی آلات سے برقی صدمہ لگنے کا خطرہ بالکل نہیں ہوتا۔ مگر پاکستان میں تاحال ایک تو گھریلو استعمال کے اکثر برقی آلات کے فریمز دھاتی مٹیریل سے بنائے جاتے ہیں اور دوسرے انسانی جانوں کی حفاظت کے لئے ان کو ارتھ کرنے کے لئے ساتھ ارتھ وائر (Earth Wire) بھی نہیں لگائی جاتی۔ اس طرح یہ برقی آلات برقی صدمہ کے دوہرے خطرہ کا موجب بن جاتے ہیں۔ تاہم درج ذیل حفاظتی تدابیر پر عمل کرنے سے برقی صدمہ سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔

❁ ٹو پن ساکٹ کی بجائے تھری پن ساکٹ استعمال کرنی چاہئے۔ بشرطیکہ اس کی تیسری (موٹی) پن ارتھ کی گئی ہو۔ پیڈسٹل فین، ٹیبل فین، استری، ہیٹر، ریفریجریٹر، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، ڈیزرٹ کولر اور ایئر کنڈیشنر وغیرہ کے ساتھ تھری پن پلگ استعمال کرنا چاہئے تھری پن پلگ کی موٹی پن کے ساتھ برقی مشین کی ارتھ وائر (جو سبز یا پیلے رنگ کی ہوتی ہے) کو جوڑ دینا چاہئے۔ مگر پاکستان میں بنے ہوئے اکثر برقی آلات کے ساتھ عام طور پر دو تاریں ہی ہوتی ہیں۔ اس صورت میں ارتھ کے لئے تیسری تار خود لگوائی جا سکتی ہے۔

❁ برقی استری (خواہ وہ ارتھ شدہ ہی کیوں نہ ہو) کو استعمال کرتے وقت (دوہری حفاظت کے لئے) اپنے پاؤں کے نیچے ربڑ میٹ (Rubbermat) یا بغیر کیل (Nail) کے خشک لکڑی کا تختہ استعمال کرنا چاہئے۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو پھر کم از کم خشک سوفٹی (نائیلون کے سلیپر) ہی استعمال کر لیں۔ اس طرح استری میں (ارتھ کی ممکنہ خرابی کی وجہ سے) لیک کی صورت میں استری استعمال کرنے والا خود تو برقی صدمہ سے محفوظ رہے گا۔ مگر اگر کوئی دوسرا شخص زمین پر ننگے پاؤں کھڑا ہو کر استری کرنے والے کو ٹچ Touch کرے گا تو دونوں کو زبردست شاک لگے گا۔ اس لئے خاص طور پر ماؤں کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ استری کے استعمال کے دوران بچوں کو اپنے قریب ہرگز نہ آنے دیویں ورنہ خشک لکڑی کا تختہ یا ربڑ میٹ بھی ان کو برقی صدمہ سے نہیں بچا سکے گا۔

❁ چلتے ہوئے یا ساکٹ میں لگے ہوئے بند (off) پیڈسٹل فین کو کبھی بھی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔ بلکہ اس کی ساکٹ کا سوئچ آف کرنے اور پلگ کو ساکٹ سے نکالنے کے بعد ہی پنکھے کو اٹھانا چاہئے۔ صرف ساکٹ کا سوئچ آف کرنا ہی کافی نہیں ہوتا کیونکہ سوئچ اگر فیز کی تار (یہ وہ تار ہوتی ہے جو شاک لگاتی ہے) کی بجائے نیوٹرل کی تار (یہ وہ تار ہوتی ہے جو شاک نہیں لگاتی) میں لگا ہوا ہوگا تو پنکھا ارتھ نہ ہونے کی وجہ سے اٹھانے والے کو زبردست برقی صدمہ لگنے کا احتمال ہوگا۔

❁ گھروں میں برقی آلات اگر استعمال میں نہ ہوں تو انہیں سوئچوں سے ''آف'' کرنا ہی کافی نہیں ہوتا بلکہ ان کے پلگوں کو بھی ساکٹوں سے نکال لینا چاہئے۔ اس لئے کہ اگر وائرنگ قوانین بجلی کے مطابق نہ کی گئی ہوگی تو سوئچ کے ''آف'' ہونے کے باوجود بھی شاک لگنے کا خطرہ ہوگا۔

❁ بجلی کے آلات کو ہمیشہ دائیں ہاتھ سے ہی ''آن'' (on) یا ''آف'' (off) کرنا چاہئے۔ کیونکہ بائیں طرف دل ہوتا ہے۔

❁ سوئچوں۔ فیوز یا سرکٹ بریکر وغیرہ کو لازمی طور پر فیز کی تار ہی میں لگانا چاہئے۔

❁ مین سوئچ (Main Switch) کسی اچھی کمپنی کا اور ارتھ شدہ ہونا چاہئے۔

❁ جو مین سوئچ دو سنگل پول سوئچوں کی Knobs کو جوڑ کر بنائے جاتے ہیں۔ انہیں ہرگز ہرگز استعمال نہیں کرنا چاہئے یہ سستے ضرور ہوتے ہیں مگر خطرہ کا موجب بھی بن سکتے ہیں۔ کیونکہ بعض اوقات اس کے ہینڈل کو آف کرنے کے باوجود بھی یہ اندر سے آف نہیں ہوتے۔

❁ مین سوئچ گھر میں کسی ایسی جگہ پر لگوانا چاہئے جہاں ایمرجنسی کی صورت میں آسانی سے پہنچ کر ''آف'' کیا جا سکے۔ بعض اوقات ناقص قسم کے مین سوئچ کا ہینڈل تو آف ہو جاتا ہے مگر اندر سے کنکشن آف نہیں ہوتے۔ اس لئے مزید حفاظت کے لئے مین سوئچ کا ہینڈل آف کرنے کے علاوہ لائین فیوز کو بھی نکال کر اپنی جیب میں رکھ لینا چاہئے تاکہ کوئی دوسرا شخص کسی غلط فہمی کی وجہ سے فیوز لگا کر مین سوئچ ''آن'' نہ کر دے۔ بجلی کا کام کرنے والے حضرات کو اس دوہری احتیاط پر عمل کرنا چاہئے اور بغیر تربیت یافتہ مددگار کے اکیلے کام نہیں کرنا چاہئے۔

❁ برقی آلات کی تاروں اور گھر میں نظر آنے والی وائرنگ کی تاروں کی انسولیشن (Insolation) کو ہمیشہ چیک کرتے رہنا چاہئے۔ اگر ان کی انسولیشن کٹ (Cut) گئی ہو تو انہیں تبدیل کروا لینا چاہئے اگر کٹی ہوئی انسولیشن والی تار دیوار کے ساتھ چھو رہی ہوگی تو برسات کے موسم میں دیوار گیلی ہونے کی صورت میں اس میں کرنٹ سرایت کر جائے گی اور جو کوئی بھی دیوار کو ہاتھ لگائے گا۔ اسے برقی صدمہ لگے گا۔ اس کے علاوہ انرجی میٹر بغیر لوڈ کے چلتا رہے گا۔ یعنی جانی اور مالی نقصان کا خطرہ ہوگا۔

❁ برسات کے موسم میں خاص طور پر بجلی کے کھمبوں کو ہاتھ بالکل نہیں لگانا چاہئے یہ بات اپنے دوسرے بچوں اور بڑوں کو بھی بتائیں۔

❁ اگر بجلی کی تار گیلے کپڑے ڈالنے والی دھاتی تار یا رسی کے قریب سے گزر رہی ہو تو اس پر گیلے کپڑے ہرگز ہرگز نہ ڈالیں۔ بلکہ ایسی دھاتی تار یا رسی کو وہاں سے ہٹا لینا چاہئے۔

❁ اگر درج بالا احتیاطوں اور حفاظتی تدابیر پر عمل کیا جائے تو خدا تعالیٰ کے فضل سے برقی صدمہ سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔ اگر خدانخواستہ اس کے باوجود بھی کسی کو شاک لگ جائے تو مصنوعی طریقہ سے سانس بحال کرنے کے طریقہ پر عمل کر کے قیمتی جان کو بچایا جا سکتا ہے۔ بجلی کے صدمہ میں بعض اوقات بروقت فرسٹ ایڈ نہ ملنے کی وجہ سے موت واقع ہو جاتی ہے۔ کیونکہ برقی صدمہ میں ''موت اور زندگی'' کے درمیان بہت کم وقفہ ہوتا ہے۔

برقی صدمے کا علاج

کوشش کرنی چاہئے کہ اول تو برقی صدمہ ہی نہ لگے۔ اگر خدانخواستہ لگ بھی جائے تو مصنوعی طریقہ سے سانس بحال کرنے کے طریقہ پر عمل کر کے انسانی قیمتی جان کو بچایا جا سکتا ہے۔ بجلی کے صدمہ میں بعض اوقات بروقت فرسٹ ایڈ نہ ملنے کی وجہ سے موت واقع ہو جاتی ہے۔ کیونکہ برقی صدمہ میں ''موت اور زندگی'' کے درمیان بہت کم وقفہ ہوتا ہے۔

بجلی کا صدمہ فوری طور پر پٹھوں پر اثر انداز ہو کر انہیں بیکار کر دیتا ہے۔ جس سے دل کی حرکت اور سانس لینے کا نظام بری طرح متاثر ہو جاتا ہے۔ اگر مریض کا جسم برقی آلہ یا ننگی تار سے چھو رہا ہو اور مین سوئچ (Main Switch) قریب ہو تو مین سوئچ کو بلا تاخیر ''آف'' کر دیویں اور مزید حفاظت کے لئے لائن فیوز کو بھی نکال لیویں۔ اگر مین سوئچ دور ہو یا پتہ نہ ہو کہ کہاں ہے تو مین سوئچ کو ڈھونڈنے میں وقت ضائع نہ کریں۔ مریض کو ننگے ہاتھ سے بالکل نہ چھوا جائے البتہ مریض کو کھینچ کر برقی آلہ یا ننگی تار سے علیحدہ کر دیا جائے۔ اگر یہ تدبیر بھی کارگر نہ ہو تو پھر خشک کپڑا یا اشتہار یا اخبار کا غذ ہاتھ پر لپیٹ کر مریض کو بجلی کے آلہ یا ننگی تار سے الگ کر دیا جائے۔ اس کام کے لئے خشک لکڑی۔ ٹائی۔ بیلٹ (Belt) رسی اور جیکٹ وغیرہ بھی استعمال کی جا سکتی ہے (بشرطیکہ جیکٹ کے ساتھ دھاتی Zip نہ لگی ہو) مریض کو بجلی سے الگ کرنے کے بعد ہر ایسی چیز کو ہٹا دیا جائے جو کہ مریض کو آسانی سے سانس لینے میں دقت کا باعث بن رہی ہو یا بن سکتی ہے۔ مثلاً کسے ہوئے کالر یا ٹائی وغیرہ۔ اس کے بعد اگر مریض بے ہوش ہو اور سانس نہ لے رہا ہو تو بلا توقف مصنوعی طریقہ سے سانس بحال کرنے کے عمل کو جاری کر دیا جائے اور ساتھ ہی ڈاکٹر کو بلانے کا انتظام کیا جاوے۔ اس دوران مصنوعی طریقہ سے سانس بحال کرنے کے طریقہ پر عمل جاری رکھیں۔ اگر مریض کا سانس بحال ہو جائے تو ڈاکٹر کے مشورہ کے بغیر اسے کھانے پینے کے لئے کوئی بھی چیز نہیں دینی چاہئے۔ اگر سانس کی بحالی کے بعد دوبارہ مریض بے ہوش ہو جائے یا سانس رک جائے تو دوبارہ مصنوعی طریقہ سے سانس بحال کرنے کا عمل جاری کر دیا جائے اور یہ عمل جاری رکھا جائے تاوقتیکہ سانس دوبارہ بحال نہ ہو جائے۔ اگر ڈاکٹر نہ مل سکے اور مریض کو ہسپتال لے جانا ضروری ہو جائے تو مصنوعی طریقہ سے سانس بحال کرنے کا عمل ایمبولینس یا کسی دوسری مناسب سواری میں بھی دوران سفر جاری رکھا جائے۔

مصنوعی طریقہ سے سانس بحال کرنے کے کئی ایک طریقے ہیں۔ مگر سب سے زیادہ مؤثر۔ آسان اور جدید (Mouth to Mouth) ہے۔ یعنی اپنے منہ سے زور کے ساتھ مریض کے منہ کے راستے اس کے پھیپھڑوں میں ہوا پہنچانے کا طریقہ۔ اس طریقہ کو سب سے اچھا تصور کیا جاتا ہے۔ خاص کر بچوں کے لئے یہ طریق بہت ہی مؤثر آسان اور بہترین ہے۔

متاثرہ شخص کو پشت کے بل سیدھا لٹائیں۔ منہ اور گلے میں اگر کوئی چیز سانس میں رکاوٹ پیدا کرنے

باقی صفحہ 6 پر

مکرم مولانا محمد صدیق امرتسری صاحب

سیرالیون کے احمدیوں کی بے مثال قربانیاں

نماز کے جرم میں قید و بند کی سزائیں برداشت کیں

سیرالیون کے کینیما (Kenema) شہر سے تقریباً بیس میل کے فاصلہ پر نگووا (Nagowa) ریاست میں ایک اہم گاؤں مانو کوٹو ہون (Manokotohun) ہے جہاں ہمارے ایک افریقن معلم پا ہارون کے ذریعہ 1942ء کے اواخر میں احمدیہ جماعت قائم ہوئی۔ اسی زمانہ میں سیرالیون گورنمنٹ نے اس ریاست کے مشرک پیراموںٹ چیف کو آدم خوری کے ایک کیس میں ملوث ہونے کی وجہ سے معزول کر کے ریاست بدر کر دیا تھا اور اس کی جگہ ایک تعلیم یافتہ عیسائی چیف مسمّی کائے سامبا (Samba kai) بطور پیراموںٹ منتخب ہوا۔ ہماری جماعت کا شدید مخالف تھا چنانچہ اس نے اس ریاست کا حاکم بنتے ہی محض احمدیت کے خلاف تعصب کی وجہ سے مانو کوٹو ہون کے نومبایعین کو سخت ایذائیں دینا اور جرمانے کرنا شروع کر دیا۔ کبھی بیگار کے لئے انہیں کئی کئی دن تک ان کے گاؤں سے میلوں دور بھیج دیتا۔ کبھی ریاست کے مرکز کینیما بلا کران سے مزدوروں کا سا کام لیتا حالانکہ وہ لوگ اپنے گاؤں کے معزز مالکان اراضی تھے اور کبھی محض جھوٹے الزام قائم کر کے انہیں جرمانے کر دیتا۔

آخر جب اس نے دیکھا کہ کئی ماہ تک احمدیوں کو مظالم کا شکار بنانے کے باوجود وہ ان کے پائے ثبات میں لغزش پیدا نہیں کر سکا تو اس نے اپنے سپاہی مانو کوٹو ہون بھیج کر گاؤں کی واحد بیت الذکر کو تالا لگوا دیا تا کہ وہاں احمدی احباب نماز نہ پڑھ سکیں۔ چونکہ مانو کوٹو ہون کے نمازی سب کے سب احمدی ہو چکے تھے۔ اور احمدیوں کے سوا اب وہاں کوئی نماز پڑھنے والا ہی نہیں تھا اس لئے وہ بیت الذکر بند ہی پڑی رہی۔ اور بارشوں کی کثرت سے اس کی گھاس پھوس کی چھت بھی گر گئی اور پھر چند ماہ بعد اس کی دیواریں بھی منہدم ہو گئیں۔ البتہ بیت کا دروازہ اور اس پر چیف کا لگوایا ہوا تالا جوں کا توں رہا۔

بلاوجہ قید اور جرمانے

اس عرصہ میں احمدی احباب اپنے مکانوں میں کبھی علیحدہ علیحدہ اور کبھی باجماعت نمازیں ادا کرتے رہے کیونکہ ان کی بار بار درخواستوں کے باوجود ان کے اس عیسائی پیراموںٹ چیف نے انہیں اپنی بیت بنانے کی اجازت نہ دی۔ آخر جب اس چیف کا کوئی حربہ بھی احمدیوں کو مرتد کرنے میں کارگر نہ ہو سکا تو اس نے یہ بہانہ تراش کے کہ احمدی انتظامی امور میں میری اتھارٹی تسلیم نہیں کرتے وہاں کے سرکردہ احمدیوں کو تین روز کے لئے قید کر دیا۔ کیونکہ قانوناً اسے تین چار روز سے زیادہ کسی کو Lock UP کرنے کا اختیار ہی نہ تھا اور پھر اس نے ان سے مختلف قسم کے حیلوں بہانوں سے آئے دن جرمانے وصول کرنے شروع کر دیئے نیز انگریز ڈسٹرکٹ کمشنر کو بھی از خود یہ جھوٹی اطلاع دے دی کہ مانو کوٹو ہون کے احمدیوں کو لوکل نظام کی خلاف ورزی کرنے پر قید کیا گیا تھا۔ ادھر احمدیوں کو پیراموںٹ چیف اور اپنے گاؤں کے ٹاؤن چیف یا نمبردار کے خوف کی وجہ سے براہ راست ڈسٹرکٹ کمشنر کے پاس شکایت کرنے کی جرأت نہ تھی۔ آخر کار جب ان پر مظالم کی انتہا ہو گئی تو انہوں نے حضرت مولانا نذیر احمد علی صاحب مرحوم مربی انچارج سیرالیون احمدیہ مشن کو تمام حالات سے مطلع کر کے ان مظالم کے تدارک کیلئے مناسب قدم اٹھانے کی درخواست کی۔

بلاما سے مانو کوٹو ہون کو روانگی

حضرت مولانا صاحب ان دنوں دمہ کی شدید تکلیف کی وجہ سے صاحب فراش تھے اس لئے انہوں نے ''بو'' سے بذریعہ تار مجھے ارشاد فرمایا کہ میں تار ملتے ہی فوری طور پر موقعہ پر پہنچ کر تمام حالات معلوم کروں۔ چنانچہ خاکسار اپنے ایک شاگرد عزیز محمد کمانڈا بونگے (M.K.Bungay) کو ساتھ لے کر بلاما (Blama) سے مانو کوٹو ہون کیلئے روانہ ہو گیا۔

احمدیت نے توحید کا دلدادہ بنا دیا

اپنے احمدی بھائیوں سے تمام حالات سننے پر معلوم ہوا۔ کہ ان مظالم توڑنے کا اصل ذمہ دار ریاست کا عیسائی پیراموںٹ چیف کائے سامبا ہے جس کے پیچھے کینیما شہر کا کیتھولک مشن کارفرما ہے۔ اور اسی چیف کے حکم سے ٹاؤن چیف نے احمدیوں کو اس عذر لنگ کی بناء پر لوکل بیت سے بے دخل کیا تھا۔ کہ دوسرے انہیں جھوٹا سمجھتے ہیں حالانکہ مانو کوٹو ہون کے سب نمازی احمدی ہو چکے تھے اور طرفہ یہ کہ نئی احمدیہ بیت بنانے کی اجازت بھی نہیں دی جاتی تھی۔ چنانچہ جب میں نے ٹاؤن چیف سے بات کی تو اس نے یہی عذر کیا کہ میں نے تو سب کچھ پیراموںٹ چیف کی ہدایات پر کیا ہے۔ حالانکہ در پردہ احمدیت دشمنی میں وہ بھی کم نہ تھا۔ چنانچہ اسی روز خاکسار نے چند سرکردہ احمدیوں کو ساتھ لیا اور پیدل اور بذریعہ ریل سفر کر کے پیراموںٹ چیف کے پاس کینیما پہنچا اس نے میری بات سن کر میرے سامنے ہی ان احمدیوں کو خوامخواہ گندی گالیاں دیتے ہوئے یہ جھوٹا الزام لگایا کہ احمدی اس کی عزت نہیں کرتے اور ریاستی نظام کی پابندی سے گریزاں ہیں اس لئے انہیں سزائیں دی جاتی رہی ہیں حالانکہ اصل بات صرف یہ تھی کہ ہمارے مظلوم بھائی احمدی ہو جانے کے بعد بعض مشرکانہ قبائلی رسوم سے بیزار ہو کر توحید و رسالت کے دلدادہ ہو گئے تھے۔ اور جو ان میں سے کسی خفیہ سوسائٹی کے ممبر تھے انہوں نے اس سے بھی علیحدگی اختیار کر لی تھی۔

پیراموںٹ چیف کی ہٹ دھرمی انگریز ڈویژنل کمشنر کے پاس شکایت کرنے پر مجبور کر دیا۔ لیکن اتفاق سے اس وقت کینیما ڈویژن کا کمشنر بھی ایک نہایت متعصب اور بوڑھا سا انگریز مسٹر کے سی ٹیلر تھا۔ چنانچہ ہماری باتیں سن کر وہ چیف کی حمایت کرتے ہوئے کہنے لگا۔ مسٹر صدیق یہ مذہبی تنازعہ نہیں ہے ''آپ لوگ عمداً اسے مذہبی رنگ دے رہے ہیں۔ یہ لوگ اپنے چیف کی اتھارٹی نہیں مانتے۔'' حالانکہ ہمارے احمدی بھائی بالکل بے قصور اور مظلوم تھے اور محض مذہبی تعصب کا شکار تھے۔ آخر بڑی بحث و تمحیص کے بعد میں نے مانو کوٹو ہون کے احمدی لیڈر اور امام پا ہارون کو آگے کر کے کمشنر ٹیلر سے کہا کہ جب یہ شخص اپنی ذاتی زمین میں اپنے خرچ پر اپنے عقیدہ کے مطابق نمازیں ادا کرنے کیلئے بیت بنانا چاہتا ہے تو یہ ریاست کے چیف اجازت کیوں نہیں دیتے۔ بیت کا معاملہ تو ریاستی معاملہ نہیں ہے۔ اگر یہ لوگ اپنے چیف کی نافرمانی کرتے ہیں تو بے شک انہیں سزا دی جائے۔ ہم دخل نہیں دیں گے۔ مگر عبادت کیلئے بیت نہ بنانے دینا اور گاؤں کی پہلی بیت کو بھی بند کر کے اسے منہدم کروا دینا تو صریح ظلم ہے اور ایسا کرنے کی کھلی چھٹی دینا برٹش انصاف کی روایات کے صریح منافی ہے۔

چونکہ کمشنر کے پاس اب کوئی معقول جواب نہیں تھا اسے ماننا پڑا کہ وہاں محض بیت بنا کر وہاں امن سے عبادت کرنے سے انہیں کوئی روک نہیں سکتا۔ میں نے کہا آپ ریاست کے پیراموںٹ چیف کے نام چٹھی لکھ دیں کہ وہ احمدیوں کو بیت بنانے کی اجازت دے دے اس پر اس نے طوعاً و کرہاً اس مفہوم کی گول مول سی چٹھی لکھ دی کہ جو احمدی نظام ریاست کی پابندی کرتے ہیں انہیں مانو کوٹو ہون میں اپنی بیت بنانے اور اس میں نمازیں پڑھنے سے نہ روکا جائے۔ چنانچہ اس کے بعد چیف نے مجبور ہو کر اجازت دے دی۔

اس کے بعد مانو کوٹو ہون کے احمدی احباب نے ایک ہی روز میں جگہ صاف کر کے بیت کی عمارت شروع کرنے کی تیاری کر لی۔ اور پھر گاؤں کے چیف اور دیگر سربراہان علاقہ کے ایک جم غفیر کی موجودگی میں دعاؤں کے ساتھ اس عاجز خادم سلسلہ نے بیت کی بنیاد رکھی اور وہیں عصر کی نماز باجماعت ادا کر کے کام شروع کروا دیا۔ اس مبارک موقعہ پر شکرانے کے طور پر احمدی احباب نے ایک گائے ذبح کر کے تمام گاؤں والوں کی دعوت کی اور پھر چند ہفتوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیوں کے وقار عمل اور مالی قربانیوں سے وہاں ایک وسیع اور اچھی بیت تیار ہو گئی جس کا حضرت مولانا نذیر احمد علی صاحب مرحوم مربی انچارج نے افتتاح فرمایا۔ اس کے بعد بفضل اللہ تعالیٰ اس علاقہ میں جماعت نے خوب ترقی کی اور چند سالوں میں وہاں وہ تعصب اور مخالفت بھی ختم ہو گئی۔ اس دوران وہ عیسائی پیراموںٹ چیف بھی راہیٔ ملک عدم ہو گیا اور پھر وہاں ہمارے چیف ناصر الدین گا مانگا مرحوم آف باجے بو کا ایک سکول فیلو اور دوست اس ریاست کا چیف بنا جو باوجود عیسائی ہونے کے ہمارے مشن سے ہمیشہ رواداری اور انصاف کا برتاؤ کرتا رہا۔

(یادیں صفحہ 302)

(بقیہ صفحہ 5)

والی ہو تو اسے باہر نکال دیں۔ کسے ہوئے کالر اور ٹائی وغیرہ کو ڈھیلا کر دیں۔

مریض کے سر کی طرف (بہتر ہے کہ بائیں طرف) اپنے بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کو مریض کے دانتوں کے درمیان داخل کریں اور نچلے جبڑے کو باہر کی طرف اتنا کھولیں کہ نچلے دانت اوپر والے دانتوں کی نسبت آگے آ جاویں۔

مریض کے ناک کو اپنے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے دبا کر بند کر دیں۔

اپنا منہ کھول کر مریض کے منہ پر رکھیں اور مریض کے پھیپھڑوں میں تیزی سے ہوا داخل کریں حتیٰ کہ اس کی چھاتی پھول جائے یا بلند ہو جائے (اس عمل کے دوران مریض کے منہ یا ناک کے راستے ہوا خارج نہیں ہونی چاہیئے)۔

مریض کے پھیپھڑوں میں ہوا داخل کرنے اور خارج کرنے کا عمل 12 سے 20 دفعہ فی منٹ دہرانا چاہیئے۔ مریض کے پھیپھڑوں میں ہوا داخل کرنے اور خارج کرنے کے درمیانی وقفہ میں فرق یکساں ہونا چاہیئے۔

چھوٹے بچوں کی صورت میں بچے کی ناک اور منہ دونوں کو اپنے منہ کے اندر رکھنا چاہیئے۔

اگر کوئی شخص مریض کے منہ پر اپنا منہ رکھنا پسند نہ کرے تو وہ مریض کے منہ پر ململ کا کپڑا رکھ کر یہ عمل دہرا کر مریض کو موت کے منہ میں جانے سے بچا کر اسے ایک نئی زندگی حاصل کرنے میں مدد دے سکتا ہے۔

تعلیم یافتہ آدمی بات کی تہہ تک جلدی پہنچ جاتا ہے اور جس پیشے کو وہ اختیار کرتا ہے اس میں بہت جلد مہارت حاصل کر لیتا ہے۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

ماخوذ

چکھنے اور سونگھنے کی قوتیں

چکھنے کی حس (قوت ذائقہ) اور سونگھنے کی حس (قوت شامہ) زندگی کے دو بڑے مزے اور دو نعمتیں ہیں۔ اگر ہم ایسے باغ میں ہوں جہاں چنبیلی کے پھول کھلے ہوں اور ہمیں اس کی مہک ہی محسوس نہ ہو تو ہم پر کیا گزرے گی؟ اگر گھر میں ہم بہترین پلاؤ کھا رہے ہوں اور ہمیں یہ اندازہ ہی نہ ہوسکے کہ ہم پلاؤ کھا رہے ہیں یا ابلے ہوئے چاول تو ہمیں کتنا عجیب لگے گا۔

قوت ذائقہ اور قوت شامہ ہماری زندگی کو خوش گوار بناتی ہیں۔ یہ دونوں قوتیں ہماری زندگی کا سرور ہیں۔ یہ دونوں قوتیں ہماری قوت حافظہ کو بھی تحریک دیتی ہیں۔ ہم ایک خوبصورت پھول کی پیاری پیاری خوشبو اور ایک اچھے کھانے کے ذائقے کو مہینوں یاد رکھتے ہیں۔ اگر یہ دونوں مزے ہمیں کسی اجنبی زمین کے سفر کے دوران حاصل ہوں تو برسوں یہ ہمارے احساسات کو منور کرتے رہتے ہیں۔

ان دونوں حسوں کے دوسرے فوائد بھی ہیں۔ ہم دھوئیں کی بدبو اور زہریلے بخارات کی بدبو کے ذریعے سے ممکنہ خطرے سے بچ سکتے ہیں۔ ہم قوت ذائقہ کی مدد سے گلے سڑے کھانے کے نقصان سے بچ جاتے ہیں۔ یہ فائدہ کیا کم ہے کہ ان دو حسوں کی وجہ سے ہم بہترین غذائیں پسند کرتے ہیں اور ان کے استعمال سے ہم اپنی غذائیت پوری کر لیتے ہیں۔

ماہرین کا اندازہ ہے کہ تقریباً دو ملین امریکی ان حسوں سے محروم ہیں۔ اگرچہ یہ تکلیف کسی عمر میں بھی ہوسکتی ہے، لیکن زیادہ تر 65 سے 80 برس کی عمر کے لوگوں میں پائی جاتی ہے۔

محرومی کے اسباب

عارضی طور پر تو زکام اور تنفسی (سانس کے) اعضا میں جراثیمی چھوت سے یہ دونوں قوتیں کمزور ہو جاتی ہیں، لیکن زیادہ نقصان اس وقت ہوتا ہے کہ جب ناک پر چوٹ لگ جائے، زہریلے کیمیکلز کا ناک کے اعصاب پر اثر ہو جائے، سر میں چوٹ آ جائے یا چہرے اور کھوپڑی کے آپریشن سے ان میں خرابی آ جائے۔ ان کے علاوہ مرگی کے نقائص بھی قوت ذائقہ اور قوت شامہ کو ختم کر سکتے ہیں۔

منہ کے امراض منہ کی خشکی، اشعاعی علاج (ریڈی ایشن تھراپی) اور کوئی چوٹ قوت ذائقہ کو شدید نقصان پہنچا سکتی ہے۔

بحالی کی تدابیر

سب سے پہلے معالج سے مشورہ کیا جائے تاکہ اصل سبب معلوم کیا جاسکے۔

سگریٹ نوشی ترک کر دیجیے

سگریٹ نوشی سے قوت ذائقہ اور قوت شامہ دونوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ پنسلوینیا یونیورسٹی کے تحقیق کاروں کی رپورٹ کے مطابق سگریٹ نوشی کرنے والے افراد میں یہ دونوں احساس سگریٹ نہ پینے والے افراد سے نصف ہوتے ہیں۔ چوہوں پر تجربات سے یہ معلوم ہوا کہ سگریٹ کے دھوئیں سے چوہوں کے سونگھنے والے اعصاب میں تبدیلی واقع ہوتی ہے اور بتدریج ان کی قوت شامہ کم ہو جاتی ہے۔

جب سگریٹ نوشی ترک کی جاتی ہے تو یہ دونوں بحال ہو جاتی ہیں، لہٰذا مناسب یہی ہے کہ سگریٹ نوشی بالکل چھوڑ دی جائے۔

جست کا استعمال

زنک سلفیٹ کی اضافی گولیاں قوت ذائقہ اور قوت شامہ کے نقصان کو دور کرنے کے لئے بہ کثرت استعمال ہوتی ہیں۔ گردے اور جگر کے مریضوں کے خون میں جست (زنک) کی سطح کم ہو جاتی ہے۔ اس کی وجہ سے ان میں یہ دونوں حسیں کمزور ہو جاتی ہیں۔ زنک سلفیٹ کے استعمال سے دونوں بحال ہو جاتی ہیں۔ اس سلسلے میں معالج سے مشورہ ضروری ہے۔

سونگھنے کی مشق

جہاں تک سونگھنے کا تعلق ہے، فلاڈلفیا (امریکا) میں واقع مونیل کیمیکل سینسز سنٹر نے یہ معلوم کیا کہ بار بار کسی چیز کو سونگھنے سے اس کی خوشبو یا بدبو کو شناخت کرنے کی صلاحیت پیدا ہوسکتی ہے۔ سائنس دانوں نے ایک جماعت کو ایک کیمیکل اینڈروسٹینون (Androstenone) سونگھنے کو کہا تو ان کو کوئی بو محسوس نہ ہوئی۔ اس جماعت کو بار بار کیمیکل سونگھنے کی مشق کرائی گئی تو جماعت کے نصف افراد اس بو کو شناخت کرنے کے قابل ہوگئے۔

منہ کی خشکی

خشکی دہن (Xerostomia) ایک مرض ہے۔ دو سو سے تین سو ایسی عام دوائیں ہیں جو منہ میں خشکی پیدا کرتی ہیں۔ ان میں بعض پیشاب آور دوائیں، بلڈ پریشر کی دوائیں، الرجی کی اینٹی ہسٹامین دوائیں شامل ہیں۔ علاوہ ازیں کوفی والے مشروبات بھی یہ تکلیف پیدا کرتے ہیں۔

چند تدابیر

لیموں میں سٹرک ایسڈ (Citric Acid) پایا جاتا ہے۔ ماہرین کے مطابق یہ ترشہ اور وہ پھل جن میں یہ ترشہ پایا جاتا ہے، منہ میں لعاب پیدا کرتے ہیں، اس لئے لیمن ڈراپس (گولیاں) استعمال کیجئے۔ کولمبیا یونیورسٹی کے تحقیقی مرکز برائے دندان سازی کے مطالعے کے مطابق پودینے کی ایسی گولیاں جن میں شکر نہ ہو، دس گنا لعاب دہن پیدا کرتی ہیں۔ بلا شکر گم (Sugarless Gum) اور بلا شکر گولیاں بھی لعاب دہن میں اضافہ کرتی ہیں۔

دلچسپ مشقیں

اپنے گھر میں تھوڑی تھوڑی یہ چیزیں رکھ لیں کوئی تازہ خوشبودار پھول، پیاز یا لہسن، چاکلیٹ، پودینہ، انسٹینٹ کوفی، تارپین، پائپ کا تمباکو (تھوڑا سا)

ان میں سے کوئی تین چیزیں چن کر ایک طرف رکھ دیں۔ آپ آنکھیں بند کرکے میز پر بیٹھ جائیں۔ کسی سے کہیں کہ تینوں میں سے کوئی ایک چیز میز پر آپ کے سامنے رکھ دے۔ اب آپ اس چیز کی بو سونگھنے کی کوشش کریں۔ پھر دوسری چیز اور پھر تیسری چیز کی بو سونگھیں۔ اور اپنی قوت شامہ کو ٹیسٹ کریں۔

بنیادی طور پر چار ذائقے ہوتے ہیں: شیریں، نمکین، کھٹا اور کڑوا۔ اور آپ کی زبان کے اندر ان چاروں ذائقوں کی کلیاں (Buds) ہوتی ہیں۔ شیریں ذائقے کی کلیاں زبان کی نوک پر، نمکین کی کلیاں زبان کے اوپر ذرا اگلی طرف، کھٹے کے لئے زبان کے اطراف اور کڑوے کے لئے زبان کے پچھلے حصے میں کلیاں ہوتی ہیں۔

اب یہ چار مکسچر الگ الگ بنالیں:

نمکین: چار اونس مقطر (Distilled) پانی میں ایک چائے کا چمچہ نمک گھول لیں۔

کھٹا: ایک اونس پانی میں ایک چائے کا چمچہ سرکہ گھول لیں۔

شیریں: چار اونس مقطر پانی میں ایک چائے کا چمچہ شکر گھول لیں۔

کڑوا: کونین کا پانی۔

اب ان چاروں ذائقوں کی کلیوں والی جگہوں پر ان چاروں پانیوں کا ایک ایک قطرہ ڈال کر اپنی قوت ذائقہ کو ٹیسٹ کریں۔ یاد رہے کہ زبان کی نوک پر شیریں پانی کا قطرہ ڈالیں۔ زبان کے پچھلے حصے میں کونین کے پانی کا قطرہ وغیرہ۔ انشاء اللہ اس طرح آپ کی زبان کی ذائقے کی کلیاں بہتر طور پر کام کرنے لگیں گی۔

(ماہنامہ ہمدرد صحت کراچی ستمبر 2003ء)

☆☆☆

اردو شاعر - فانی بدایونی

شوکت علی خان فانی بدایونی کا تعلق بدایوں کے ایک آسودہ حال کھاتے پیتے گھرانے سے تھا۔ جہاں وہ 13 ستمبر 1879ء کو پیدا ہوئے۔ فانی بدایونی نے اپنے کیریئر کا آغاز بحیثیت وکیل کیا تھا لیکن چونکہ بچپن سے ہی ان کا رجحان شعر گوئی کی طرف تھا اس لئے وہ وکالت کے میدان میں کامیاب نہ ہوسکے۔ ادھر خاندانی جائیداد ان کی کشادہ دلی اور فراخ دستی کے باعث ختم ہو چکی تھی اس لئے ان کی زندگی بڑے کٹھن حالات میں بسر ہوئی۔ جس کا اثر ان کی شاعری پر بھی پڑا۔

فانی نے اپنے اظہار خیال کے لئے صنف غزل کا انتخاب کیا اور اس صنف میں اپنے اثرات و تجربات کو ایسے مکمل و منفرد رنگ میں پیش کیا جو بالآخر ان کی ذات سے مخصوص ہو کر رہ گئے۔ فانی بدایونی احساس و تاثر کی بڑی شدید صلاحیت اور فکر و تامل کا نہایت قوی میلان لے کر پیدا ہوئے تھے۔ لہٰذا انہوں نے کچھ شعوری اور بیشتر غیر شعوری طور پر میر و غالب کا اتباع کیا۔ فانی کی شاعری کے دوسرے دور میں میر کا مہذب اور سنجیدہ سوز و گداز بہت نمایاں ہے لیکن آگے چل کر یہ سوز و گداز غالب کی فلسفیانہ بالغ نظری اور مفکرانہ بصیرت کے ساتھ حل ہو کر بالکل نیا اسلوب بن گیا جس کی مثال فانی سے پہلے اردو غزل میں نہیں ملتی۔ یہ وجہ ہے کہ اردو کے ایک نقاد ادریس صدیقی نے فانی کی شخصیت کو میر و غالب کا مجموعہ قرار دیا ہے۔

فانی بدایونی نے اپنی زندگی کے آخری ایام حیدرآباد دکن میں بسر کئے۔ جہاں وہ نواب معظم جاہ فرزند نظام دکن کے دربار سے وابستہ رہے۔ مگر چونکہ ان کی طبیعت اور مزاج کو اس نوعیت کی درباداری سے کوئی ربط نہ تھا۔ اس لئے وہ یہاں بھی ناکام رہے۔

فانی بدایونی بڑے زود گو شاعر تھے۔ مگر ان کا بیشتر کلام ان کی لاپرواہی کے باعث ضائع ہوگیا۔ ان کے فقط دو دیوان شائع ہوسکے۔ جن میں باقیات فانی زیادہ مقبول ہے۔

فانی بدایونی کا انتقال 26 اگست 1941ء کو ہوا۔ فانی کے کچھ اشعار ملاحظہ فرمائیے۔

اک معمہ ہے سمجھنے کا نہ سمجھانے کا
زندگی کاہے کو ہے خواب ہے دیوانے کا
ہر نفس عمر گزشتہ کی ہے میت فانی
زندگی نام ہے مر مر کے جئے جانے کا

....

ذکر جب چھڑ گیا قیامت کا
بات پہنچی تری جوانی تک

....

فصل گل آئی یا اجل یہ کیوں درِ زنداں کھلتا ہے
کیا اور کوئی وحشی آپہنچا یا کوئی قیدی چھوٹ گیا
فانی ہم تو جیتے جی وہ میت ہیں بے گور و کفن
غربت جس کو راس نہ آئی اور وطن بھی چھوٹ گیا

خبریں

ملکی اخبارات میں سے

حقوق نسواں بل حکومت اور متحدہ مجلس عمل کے درمیان مذاکرات کی کامیابی کے بعد خواتین کے حقوق کے تحفظ کا بل قومی اسمبلی سے پاس کروانے کا فیصلہ مؤخر کر دیا گیا ہے اور طے کیا گیا ہے کہ متحدہ مجلس عمل اور مشترکہ علماء کمیٹی کی تجاویز کی روشنی میں بل کا نیا مسودہ تیار کیا جائے۔ چوہدری شجاعت حسین نے فضل الرحمٰن کے ساتھ ملاقات کے بعد نئی علماء کمیٹی تشکیل دے دی ہے اور مجلس عمل کی سفارسات پر غور کرنے کی یقین دہانی کرائی ہے۔

مسئلہ کشمیر صدر پرویز مشرف نے 3 ملکی دورے پر روانگی سے قبل گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ مسئلہ کشمیر یورپی پارلیمنٹ میں اٹھاؤں گا۔ صدر بش سے افغان صورتحال پر مزید بات ہوگی۔

صدر مملکت کی دورے پر روانگی صدر مملکت اسلام آباد سے برسلز روانہ ہوگئے۔ ائیر پورٹ پر وزیر اعظم شوکت عزیز، چیئرمین سینٹ میاں محمد سومرو، متعدد وفاقی وزراء اور وائس چیف آف سٹاف جنرل احسن سلیم نے الوداع کیا۔ صدر جنرل پرویز مشرف بیلجیئم میں مقامی قیادت سے اہم دوطرفہ و عالمی امور پر تبادلہ خیال کرینگے۔ برسلز میں جنرل صدر مشرف عالمی مباحثہ برائے کشمیر کا افتتاح کرینگے۔ پروگرام کے مطابق 15 ستمبر کو صدر مشرف کیوبا پہنچیں گے جہاں ہوانا میں ہونے والی غیر وابستہ تنظیم کے سربراہ اجلاس میں پاکستانی وفد کی نمائندگی کرینگے۔ ہوانا میں من موہن سنگھ اور مشرف کی ملاقات متوقع ہے۔ بعدازاں صدر مشرف نیو یارک جائیں گے جہاں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب کرینگے۔ نیویارک میں امریکی صدر جارج بش اور دیگر عالمی لیڈروں سے بھی ملاقاتیں متوقع ہیں۔

قائمقام صدر صدر مملکت جنرل پرویز مشرف کے غیر ملکی دورہ کے دوران چیئرمین سینٹ میاں محمد سومرو قائم مقام صدر اور جان جمالی قائم مقام چیئرمین سینٹ ہوں گے۔

روس کا بین البراعظمی بیلسٹک میزائل کا تجربہ

روس نے 2600 کلومیٹر تک مار کرنے والے 2 بین البراعظمی بیلسٹک میزائلوں کا تجربہ کرلیا ہے میزائلوں کو ایٹمی آبدوز 84K کے ذریعہ فائر کیا گیا۔ روسی صدر نے کہا ہے کہ ہمارے سائنس دانوں کی خدمات قابل قدر ہیں۔

گورنر کے جنازے پر خودکش حملہ

افغانستان میں پکتیا کے گورنر کے جنازے پر خودکش حملہ میں 6۔افراد جاں بحق ہوگئے۔ جبکہ نیٹو افواج کی کارروائیوں اور جھڑپوں میں 17۔اتحادی فوجیوں سمیت 27۔افراد ہلاک ہوگئے۔ طالبان نے اتحادی فوج کی 13 گاڑیاں تباہ کر دیں۔ نیٹو کمانڈر نے مزید فوج طلب کرلی ہے۔

سستا اور فوری انصاف چیف جسٹس آف پاکستان افتخار محمد چودھری نے کہا ہے کہ عدالتوں کا امیج اور ساکھ بہتر کرنا ہے تو سستا اور فوری انصاف مہیا کرنا ہوگا۔ اداروں کو مضبوط کرنے کا وقت آ گیا ہے۔ ماتحت عدلیہ میں زیر التواء مقدمات کی صورتحال سنگین ہوتی جا رہی ہے۔ ادارے کمزور ہونگے تو نظام نہیں چل سکے گا۔

اسامہ کی تلاش دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ اسامہ کی تلاش کیلئے امریکی دستوں کو پاکستان داخل ہونے کی اجازت نہیں دی۔ وزیرستان میں معاہدہ قبائلی عوام سے ہوا ہے طالبان سے نہیں اس سے افغانستان کو بھی فائدہ ہوگا۔ اسامہ کی تلاش کیلئے امریکہ خصوصی یونٹ نہیں بھیج رہا۔ نائن الیون کے بعد دہشت گردی کے خاتمے کیلئے کئے گئے اقدامات ناکافی رہے۔

امریکہ دہشت گردی سے محفوظ نہیں امریکی وزیر خارجہ کونڈ ولیزا رائس نے کہا ہے کہ امریکہ دہشت گردی سے اب بھی محفوظ نہیں۔ افغانستان میں طالبان کی قوت میں حیرت انگیز طور پر اضافہ ہو رہا ہے۔ اگرچہ القاعدہ کو بہت زیادہ نقصان پہنچایا جا چکا ہے امریکہ اور اس کے اتحادی دہشت گردوں کا تعاقب جاری رکھیں گے۔ انٹیلی جنس کے شعبہ میں اتحادی ممالک کے تعاون کی بدولت القاعدہ کو شدید دھچکا لگا ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 13 ستمبر

طلوع فجر	4:26
طلوع آفتاب	5:49
زوال آفتاب	12:04
غروب آفتاب	6:20

اکسیر بواسیر
خونی بواسیر کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون :047-6212434 فیکس:213966

قائم شدہ 1952ء
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ
ریلوے روڈ 6214750 6214760
اقصیٰ روڈ 6212515 6215455
پروپرائٹر: میاں حنیف احمد کامران
Mobile:0300-7703500

ہومیوپیتھی علاج بحوالہ میازمی تناسب
صرف پرانے امراض
ہومیوڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد۔ ربوہ
☎047-6212694, 0333-6717938

خوشخبری لان کے ریٹ میں مزید کمی
کرسٹل لان، عجوہ لان 375 روپے جوبلی لان
راحت لان، برکھا لان، رنگولی لان، مصری لان 275 روپے
ماروی لان، سٹار لان، چاہت لان، جامی لان 200 روپے
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
0333-6550796:

احمد اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور شہر میں واقع تمام سوسائیٹیوں میں پلاٹس کی خرید و فروخت کا بااعتماد ادارہ
رابطہ: 30 فرسٹ فلور 2-25E مارکیٹ واپڈا ٹاؤن لاہور
پروپرائٹر: ندیم احمد۔ موبائل: 0333-4315502
042-5188844☎

C.P.L 29-FD

W.B
پروپرائٹر: وقار احمد مغل
Waqar Brothers Engineering Works
Corbide Daies Corbide parts
Silver Brose instruments.
Shop No.4 Shaheen Market Madni Road new Dhurm pura Mustfa Abad Lahore mob:0300-9428050

AL-FAZAL FALL CEILING
We increase in beauty of your home. All Kind of Border Box
Patti Fatting are available here.
Nasir Ahamd 0300-4026760
AL- Fazal Room Cooler & Gyser
Factory-256-16-B1- College Road Near Akbar Chowk Town Ship Lahore
Tel:042-5114822- 5118096 Fall Ceiling Contact#042-5124803
Fax# 042-5156244 Email:alfazalrecgf@yahoo.com

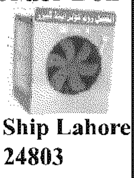

Seminar on Study in Ireland

Griffith College Dublin
Meet Mr. James Link (International Officer)
During the seminar
&
Get Admission at the Spot in
Programs offered by the College:-
■ Graduate Business School ■ Computing Science & I T
■ Business & Management. ■ Hospitality Management.
■ Accountancy & Finance. ■ Journalism & Media
■ Design. ■ ACCA. ACA, Law.

Venue & Date

Lahore	Pearl Continental	Wed 13th Sep 2006	11:00am- 6:00 pm
Sialkot	Hotel(Board Room "E" Hotel Taj Palace	Thu 14th Sep 2006	12:00 am-6:00pm
Multan	Holiday Inn (Rukn-e-AlamHall)	Sat 16th Sep 2006	11am- 6:00pm
Rabwah	Gondal Banquet Hall	Sun 17th Sep 2006	4:00pm-8:00pm
Faisalabad	Serena Hotel (Chiniot Meeting Room)	Mon18th Sep2006	12:00an -6:00pm

Education Concern®
Mr. Farrukh Luqman.Cell:0301-4411770
829-C Fasial Town. Lahore . Pakistan
Office:+92-42-5177124/5162310
Email:edu_concern@cyber.net.pk URL:www.educoncern.tk
College Website www.ged.ie